بمبئی واطراف کے مسلمانوں کی دینی ومذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

ہفت روزہ دی انڈین مسلم ٹائمز

Rs.2/-

جلد ۲۸ ☆ شمارہ ۳ ☆ ۱۰/جولائی تا ۱۶/جولائی ۲۰۲۳ء بمطابق ۲۱/ذی القعدہ تا ۲۷/ذی الحجہ ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

اور تم میں جو مرد ایسا کریں ان کو ایذا دو پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیک ہو جائیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے، وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم وحکمت والا ہے (سورۂ نساء: آیت نمبر ۱۶-۱۷)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”جس کو قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا، اُسے میں اُس سے بہتر دوں گا، جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور کلام اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہی ہے جیسی اللہ رب العزت کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے“

سویڈن میں قرآن کی توہین کرنے پر جمعہ ۷/جولائی کو عالمی یوم قرآن منانے کا رضا اکیڈمی کی اپیل: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی:- ۵/جولائی سویڈن میں ہوئے قرآن سوزی کے خلاف رضا اکیڈمی نے ممبئی کی مشہور درگاہ حاجی علی رحمۃ اللہ علیہ کی آستانہ پر سخت احتجاج کیا اس موقع پر رضا اکیڈمی کے سربراہ محافظ ناموس رسالت اسیر مفتیٔ اعظم الحاج محمد سعید نوری نے اپنے غم وغصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم سویڈن حکومت کی سخت لفظوں میں مذمت کرتے ہیں نوری صاحب نے یہ بھی کہا کہ رضا اکیڈمی تمام مسلم ممالک کے سربراہان سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ سویڈن حکومت سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کریں اور اپنے اپنے سفیروں کو وہاں سے واپس بلائیں نوری صاحب نے مزید کہا کہ پوری دنیا کے مسلمان آنے والے جمعہ ۷/جولائی بمطابق ۱۸/ذی الحجہ یوم شہادت جامع القرآن امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہے اس دن عالمی یوم قرآن مجید منائیں دشمنان اسلام وقرآن کو مخاطب کرتے ہوئے نوری صاحب نے کہا کہ ایک دن وہ بھی آئے گا جب تم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا تب تمہیں دنیا کی کوئی طاقت بچا نہیں سکے گی واضح رہے کہ سویڈن میں ہوئے قرآن سوزی کے خلاف رضا اکیڈمی وآل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء سمیت دیگر تنظیموں نے ۱۸/ذوالحج ۱۴۴۴ھ بمطابق ۷/جولائی ۲۰۲۳ء جمعہ کو بموقع شہادت جامع القرآن امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عالمی سطح پر یوم قرآن world Quran day منانے کا اعلان کیا ہے تا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں میں قرآن پاک سے محبت پیدا ہو اس سلسلے کی پہلی کامیاب نشست ۴/جولائی ۲۰۲۳ء بروزِ منگل بعد نماز عشاء حفظ وقراءت کی ممتاز ومعروف درسگاہ دارالعلوم حنفیہ رضویہ قلابہ ممبئی اور دوسری کڑی ۵/جولائی عصر کی نماز کے بعد حضرت حاجی علی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر منعقد ہوئی جس کی قیادت قائد ملت محافظ ناموس رسالت پہرہ دار عظمت قرآن کریم خلیفہ تاج الشریعہ حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب قبلہ نے فرمائی مزید صدارت معمار قوم وملت ناشر تعلیمات کلام اللہ خلیفہ تاج الشریعہ حضرت حافظ وقاری الحاج عبد القادر رضوی صاحب قبلہ بانی ادارہ ہٰذا نے کی اس موقع پر قرآن مجید سے اپنی محبتوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے طلباء دارالعلوم نے مخصوص سورتوں کی تلاوت اپنے اچھوتے انداز میں کی بعدہ زینت القراء مجود عصر ماہر لہجات حضرت مولانا قاری الحاج گلزار احمد رضوی صدر شعبہ قراءت دارالعلوم حنفیہ رضویہ قلابہ اپنی دلگیر آواز میں تلاوت فرمائی درگاہ حاجی علی پر علمائے کرام اور حفاظ کرام کا ایک نورانی قافلہ موجود تھا جہاں پر قاری ناظم صاحب نے اپنی مترنم آواز میں قرآن مجید کی تلاوت کی قرآن مجید کی عظمت بیان کرتے ہوئے مولانا محمد عباس رضوی نے کہا کہ پوری دنیائے انسانیت کے لیے قرآن پاک ایک نسخۂ کیمیا ہے جو جتنا اس سے قریب ہوتا ہے وہ اتنا ہی کامیاب وکامران ہوتا ہے جو اس سے بغض وحسد کرتا ہے وہ صفحہ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس کا وجود ہمیشہ ہے دنیا میں اس جیسی کوئی کتاب نہیں لہٰذا ہم دنیا میں بسنے والے لوگوں سے کہیں گے کہ وہ قرآن کریم کا محبت کی نگاہ سے پڑھیں۔

قرآن پاک نذر آتش کرنے پر مسلمانان ہند اس کی سخت مذمت کرتے ہیں اور مسلم ممالک سے سویڈن سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں: الحاج محمد سعید نوری

سویڈن میں ملعون سالوان مومیکا نے قرآن مجید کی بحرمتی کرکے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی ایک ناپاک کوشش کی ھے: رضا اکیڈمی

ممبئی:- ۳۰/جون ۲۰۲۳ء اخباری رپورٹ کے مطابق سویڈن کے دارالحکومت اسٹاک ہوم کی مسجد کے باہر عین عیدالاضحیٰ کے موقع پر قرآن کریم کو نذر آتش کرنے اور بحرمتی کے واقعے کی سخت لفظوں میں مذمت کرتے ہوئے عالمی تنظیم رضا اکیڈمی کے بانی وسربراہ محافظ ناموس رسالت اسیر مفتیٔ اعظم الحاج محمد سعید نوری نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء نے ایک پریس اعلامیہ جاری کرتے ہوئے کہا کہ سویڈن کے دارالحکومت میں قرآن پاک کی بحرمتی اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ اس پورے واقعے میں سویڈش حکومت برابر کی شریک ہے اگر ایسا نہیں ہے تو اس نے ایسی حرکت کرنے کی مردود وملعون سالوان مومیکا کو اجازت کیوں دی اس سے پہلے بھی سویڈش حکومت کی طرف سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو دلی تکلیف پہونچانے کا کام کیا گیا ہے سویڈش حکومت اس بات کو واضح طور پر جان اور سمجھ لے کہ اس طرح کے واقعات کو دنیا بھر کے مسلمان ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے رضا اکیڈمی کے سربراہ نے مزید کہا کہ اگر سویڈش حکومت نے فوری طور پر اس پر ایکشن نہیں لیا تو ہم اس کے خلاف سخت احتجاج کریں گے نوری صاحب نے اپنے جذبات واحساسات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم قرآن مجید کی حرمت وتحفظ پر اپنی جانیں قربان کرنے کو ہمیشہ تیار رہتے ہیں نوری صاحب نے مزید کہا کہ جو لوگ امن وامان کو برباد کرنے پر آمادہ رہتے ہیں انہیں تاحیات

جیل کی سلاخوں کے پیچھے پھینک دینا چاہیے نوری صاحب نے کہا کہ مسلمانوں کے تہواروں کے موقع پر اس طرح کی حرکتیں نہیں کروائی جاتی ہیں نوری صاحب نے قرآن پاک نذر آتش کرنے پر مسلمانان ہند اس کی سخت مذمت کرتے ہیں اور مسلم ممالک سے سویڈن سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں اور اس طرح کے قابل نفرت فعل کی ہم سخت لفظوں میں مذمت کرتے ہیں آزادیٔ اظہار کے بہانے اس نوعیت کی اسلام مخالف کارروائیوں کی اس طرح کی اجازت دینا ناقابل قبول ہے اس طرح کی گھناؤنی حرکتوں سے امن وامان کو غارت کرنا ہے عیدالاضحیٰ کے موقع پر قرآن مجید کو جلانے کے واقعے سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو شدید تکلیف پہنچی ہے ہم سویڈش حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ مردود وملعون سالوان مومیکا کو سخت سے سخت سزا دے۔

عظمت قرآن زندہ باد کے نعروں سے ممبئی گونج اٹھی

سویڈن بار بار قرآن سوزی کرکے کروڑوں مسلمانوں کو مشتعل کر رہا ہے: الحاج محمد سعید نوری

رضا اکیڈمی کے کارکنان نے ”عظمت قرآن زندہ باد، سوڈیش حکومت مردہ آباد“ اور ”سویڈن مصنوعات کا بائیکاٹ کرو“ کے نعروں کے ساتھ زبردست احتجاج کیا

ممبئی: ۳/جولائی ۲۰۲۳ء سویڈن میں مسجد کے سامنے عین عیدالضحیٰ کے دن مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے جس طرح قرآن مقدس کو نذر آتش کیا ہے آج قرآن سوزی کے خلاف مینارہ مسجد کے سامنے ممبئی میں سخت احتجاج کیا گیا جس میں سب سے پہلے قاری مفتی محمد نور الحسن علیمی نے قرآن مقدس کی تلاوت کی اس کے بعد قائد ملت اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری صاحب نے سویڈن حکومت کو سخت انتباہ دیتے ہوئے کہا کہ سویڈن اپنی حرکتوں سے باز آجائے کیوں کہ مسلمان اپنی جانوں سے زیادہ قرآن کریم سے محبت کرتے ہیں اس کی بے حرمتی قطعاً برداشت نہیں کی جائے گی مزید نوری صاحب نے مسلم ممالک سے اپیل کی ہے کہ بار بار سویڈن ایسی حرکتوں کو دہرا رہا ہے اس کے باوجود ہم سخت اقدامات نہیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسلام دشمن طاقتیں ہمیشہ مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے کبھی ناموس رسالت پر حملہ آور ہوتی ہیں تو کبھی قرآن پاک کی بے حرمتی کرکے کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کرتی ہیں لہٰذا سربراہان مملکت اسلامیہ سے رضا اکیڈمی مطالبہ کرتی ہے کہ فوری طور پر سویڈن سے سفارتی تعلقات ختم کرے اور گستاخِ قرآن ملزم سالوان مومیکا کو پھانسی دے۔ آپ نے آگے یہ بھی کہا کہ اسلام دشمن طاقتیں سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے مذہب اسلام اور مسلمانوں کو نشانہ بناتی ہیں اور ان کی مذہبی کتابوں کی توہین کرتے ہیں، دن بدن بڑھتے ہوئے اس سلسلہ پر روک لگنا عالمی سطح پر ضروری ہے نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء حضرت نوری صاحب نے یہ بھی کہا کہ جس طریقے سے لوگ یورپی ممالک میں مسلمان ہو رہے ہیں قرآن کریم سے قریب آ رہے ہیں یہود ونصاری بڑھتی ہوئی اسلام مقبولیت سے خائف ہیں اسی لئے وہ اس طرح کی اوچھی حرکت پر اُتر آئے ہیں اور قرآن پاک کی بے حرمتی کر رہے ہیں جسے مسلمان کبھی بھی برداشت نہیں کرے گا۔ آخر میں خلیفہ تاج الشریعہ حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے اسلامی ممالک کے سربراہان سے بلخصوص او۔آئی۔سی سے اپیل کی ہے کہ وہ سویڈش مصنوعات کا بائیکاٹ کریں وہاں کے بنائے ہوئے تمام سامانوں کو مارکیٹ سے اُٹھا کر باہر پھینکے تا کہ یہ اسلام دشمن ملک سویڈن کے ہوش ٹھکانے آئے۔ بعدہ حضرت مولانا امان اللہ نوری رضوی صاحب نے بھی عظمت قرآن زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہوئے سخت کارروائی کی مانگ کی اور دعا حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب نے کی جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی خاص طور سے حضرت مولانا محمد عباس رضوی صاحب، مولانا ظفر الدین رضوی صاحب، حضرت مولانا قاری عبد الرحمان ضیائی صاحب، حضرت قاری سلیمان خان صاحب، محمد نور الحسن علیمی امجدی، حضرت مولانا قاری نیاز صاحب، الحاج محمد کمال احمد خان قادری ودیگر لوگ شریک تھے، سارے لوگوں نے سویڈن حکومت اور ملزم کے خلاف سخت کارروائی کی مانگ کرتے ہوئے عظمت قرآن کا نعرہ لگایا اور کہا کہ ہم قرآن مقدس کی توہین ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

سویڈن میں ہوئے قرآن سوزی کے خلاف رضا اکیڈمی وآل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء سمیت دیگر تنظیموں نے مطابق ۱۸/ذوالحج ۱۴۴۴ھ مطابق ۷/جولائی ۲۰۲۳ء جمعہ کو بموقع شہادت جامع القرآن امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عالمی سطح پر یوم قرآن world Quran day منانے کا اعلان کیا ہے تا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں میں قرآن پاک سے محبت پیدا ہو اس سلسلے کی پہلی کامیاب نشست ۴/جولائی ۲۰۲۳ء بروزِ منگل بعد نماز عشاء حفظ وقراءت کی ممتاز ومعروف درسگاہ دارالعلوم حنفیہ رضویہ قلابہ ممبئی میں منعقد ہوئی جس کی قیادت قائد ملت محافظ ناموس رسالت پہرہ دار عظمت قرآن کریم خلیفہ تاج الشریعہ حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب قبلہ نے فرمائی مزید صدارت معمار قوم وملت ناشر تعلیمات کلام اللہ خلیفہ تاج الشریعہ حضرت حافظ وقاری الحاج عبد القادر رضوی صاحب قبلہ بانی ادارہ ھذا نے کی اس موقع پر، قرآن مجید سے اپنی محبتوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے طلباء دارالعلوم نے مخصوص سورتوں کی تلاوت اپنے اچھوتے انداز میں کی بعدہ زینت القراء مجود عصر ماہر لہجات حضرت مولانا قاری الحاج گلزار احمد رضوی صدر شعبہ قراءت دارالعلوم حنفیہ رضویہ قلابہ اپنی دلگیر آواز میں تلاوت فرمائی

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی

اداریہ

مرتے دم تک خدا کی عبادت کرتے رہنا ہے

لطائف اشرفی میں ہے کہ حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے دنیا کی سیر کی بڑے بڑے مشائخ کی خدمت میں پہنچا لیکن کسی بزرگ کی زبان سے ایک لفظ ایسا نہیں سنا جس سے ظاہر ہوتا کہ ان کو عبادت کی ضرورت نہیں رہی۔ بزرگان دین موت کے وقت بھی شریعت کا کوئی ادب ترک نہیں ہونے دیتے۔ حضرت شبلی کا اخیر وقت تھا حالت نزع میں حکم دیا کہ مجھ کو وضو کرادو ایک معتقد نے وضو کرایا مگر اتفاق سے داڑھی میں خلال کرانا بھول گئے۔ حضرت شبلی کی زبان بند ہو چکی تھی اس معتقد کا ہاتھ پکڑ کر داڑھی تک لے گئے اور تحلیل کرائی اس کے بعد دنیا سے رخصت ہوئے۔ حضرت ابوالحسین مالکی کہتے تھے کہ خیر نساج (حضرت ابوالحسن محمد بن اسماعیل علیہ الرحمہ) کے نزع کے وقت میں حاضر تھا ان پر غشی طاری ہوئی مغرب کا وقت آیا تو آنکھ کھولی اور دروازے کی طرف اشارہ کرکے کہا" ٹھر جا مجھ کو امان دے تو خدا کا محکوم ہے میں بھی اس کا محکوم ہوں۔ تیرے پاس جو حکم ہے وہ فوت نہیں ہوتا میں تیرے قبضہ میں ہوں لیکن مجھ کو نماز کا حکم ہے اس کا وقت آ گیا اور فوت ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس کے بعد پانی طلب کر کے وضو کیا مغرب کی نماز پڑھی۔ سلام کے بعد آنکھیں بند کرلیں اور جان جانِ آفریں کے سپرد کی" اگر یہ خطرۂ فاسدہ دل (کسی کے دل میں) میں آئے کہ اس کو عبادت کی ضرورت نہیں تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ یحییٰ بن معین رازی سے کسی نے کہا کہ بعض صوفیہ ایسے مقام عالی تک پہنچنے کے مدعی ہیں کہ ان کو نماز کی ضرورت باقی نہیں رہی جواب دیا کہ بیشک وہ ایک مقام تک پہنچے ہیں لیکن وہ مقام دوزخ ہے

مردوں کو عورتوں کا حاکم بنایا گیا ہے

{اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ: مرد عورتوں پر نگہبان ہیں} عورت کی ضروریات، اس کی حفاظت، اسے ادب سکھانے اور دیگر کئی امور میں مرد کو عورت پر تَسلُّط حاصل ہے گویا کہ عورت رعایا اور مرد بادشاہ، اس لئے عورت پر مرد کی اطاعت لازم ہے، اس سے ایک بات یہ واضح ہوئی کہ میاں بیوی کے حقوق ایک جیسے نہیں بلکہ مرد کے حقوق عورت سے زیادہ ہیں اور ایسا ہونا عورت کے ساتھ ناانصافی یا ظلم نہیں بلکہ عین انصاف اور حکمت کے تقاضے کے مطابق ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت سعد بن ربیع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی بیوی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک طمانچہ مارا جس سے ان کے چہرے پر نشان پڑ گیا، یہ اپنے والد کے ساتھ حضور سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اپنے شوہر کی شکایت کرنے حاضر ہوئیں۔ سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قصاص لینے کا حکم فرمایا، تب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قصاص لینے سے منع فرما دیا۔ (بغوی، النساء، تحت الآیۃ: ۳۴، ۱/ ۳۳۵) لیکن یہ یاد رہے کہ عورت کو ایسا مارنا ناجائز ہے۔ {بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ: اس وجہ سے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔} مرد کو عورت پر جو حکمرانی عطا ہوئی اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت بخشی ہے۔

اپنے دل کو بھی مسلمان کر لیجیے!!

مسلمان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو نہ صرف بیرون بلکہ اندرون بھی اطاعت وتسلیم کا خوگر ہو جائے، عموماً انسان اپنے خارجی اعمال کی پرواہ تو خوب کرتا ہے؛ لیکن اپنے اندرون عالم کی فکر بہت کم ہوتی ہے، حالانکہ اصل بسانے کی دنیا اندر کی دنیا ہے، دنیا کی فلاح ہی نہیں آخرت کی فلاح بھی اسی پر مبنی ہے، نیت کو اعمال کا دارومدار قرار دینے کی آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ بس یہی کہ جب اندر سے اشارہ ملتا ہے تو باہر کے اعمال درست ہوتے ہیں، آپ نے کرنٹ (بجلی) کا سسٹم دیکھا ہوگا، اس سے چلتے موٹر، پنکھا اور فرج وغیرہ بھی دیکھے ہوں گے؛ لیکن کیا آپ نے سوچا کہ کون سی طاقت ہے جو اسے چلا رہی ہے؟ ایسا قطعاً نہیں جیسا وہ ظاہر میں نظر آتا ہے، بلکہ اس سے متعلق وائر کے اندر وہ بجلی دوڑ رہی ہے، جو ہر چیز پر اپنا اثر ڈال رہی ہے، جس کی تاثیر کے عالم یہ ہے کہ اگر کوئی عام آدمی اسے ہاتھ لگا لے تو اس کی جان چلی جائے گی، اور پل دو پل میں وہ دنیا کی فہرست مٹا دیا جائے گا، اسی طرح سورج کی روشنی اگر نہ ہو تو دنیا تاریکی وظلمت میں ڈوب جائے گی، ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہوگا؛ لیکن کیا آپ نے معلوم کیا کہ اس سورج کے اندر کیا کچھ جاری ہے؟ وہ کتنی گرمی اور شدت حرارت برداشت کرتا ہے؟ تب جاکر آپ تک روشنی پہنچتی ہے، آپ کے گھر اور آنگن میں اجالا ہوتا ہے، نیز دنیا کے تمام ماہرین نفسیات کو جمع کیجیے اور ان سے معلوم کیجیے! کہ اپنے ساتھ کیسے لوگوں کی جماعت کو رکھنا پسند کرتے ہیں؟ وہ اس بات کو ضرور گوارا کرلیں گے کہ کوئی کم محنتی ہو، صلاحیت میں بھی متوسط ہو؛ لیکن شاید ہی کوئی اس بات پر راضی ہوگا کہ ان کا مصاحب منافق ہو، وہ زبان اور دل میں توازن نہ رکھتا ہو، وہ کتھنی اور کرنی میں فرق کرتا ہو، یہ نہ صرف دنیاوی دستور کے خلاف ہے؛ بلکہ عنداللہ بھی یہ دستور یونہی قائم ودائم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کے اندر ایمان کی جوت کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ جس قدر بہتر ہوگا، اسی قدر باہر کی دنیا میں روشنی ہوگی، قرآن کریم نے یہ جو بار بار یاد دلایا ہے؛ کہ امت کے اندر انقلاب جب ہی آتا ہے جب اس کے اندرون کے میں انقلاب آئے، اس کا واضح اشارہ یہی ہے کہ جب تک مسلمانوں کے اندر کی دنیا مسلمان نہ ہوگی

بقیہ صفحہ ۳ پر

مسلمانوں کا عصری، دینی تعلیمی نظام شرپسندوں کے نشانہ پر

از: ناظم الدین فاروقی

ہندوستان کی نئی قومی تعلیمی پالیسی ۲۰/ ملک کے نوخیز نسل کے مستقبل کو درخشاں بنانے اور عالمی معیارات کے مطابق ہمکنار کرنے کے لئے نافذ العمل کی جا چکی ہے۔ حکمران سیاسی، سماجی حلقوں میں اس کا زبردست استقبال کیا گیا اور تعلیمی میدان سے وابستہ افراد اور اداروں نے اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے اسے من عن قبول کرلیا لیکن ماہرین تعلیم، اسکالرس، دانشوروں، صحافیوں اور ماہر قانون دانوں نے اس میں پائے جانے والے نقائص پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ملک کی ترقی کیلئے اقلیتوں کے تعلیمی اداروں کو بھی اتنی ہی اہمیت حاصل ہے جتنی قومی تعلیمی نظام کو ہے۔ اقلیتوں کو بہتر انداز میں اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور چلانے کا پورا دستوری و قانونی حق حاصل ہے۔ لیکن گزشتہ چند سالوں سے دیکھا جا رہا ہے کہ بہانے بہانے سے مسلم تعلیمی اداروں پر بے جا قانونی سختیاں برتتے ہوئے اب انتقام اور سزا کا رجحان پیدا ہو گیا ہے۔

ملک کے ۱۵/ بی جے پی اور الائنس ریاستوں میں مسلم طلبا، اساتذہ اور تعلیمی اداروں کو ہندو بریگیڈ اور متعصب حکام کی جانب سے ٹارگٹ بنایا جا رہا ہے بلا وجہ لغو پروپگنڈہ اور جھوٹے مقدمات دائر کرتے ہوئے اسکولس و کالجس کو بند کروانے کے اجازت نامے منسوخ کئے جا رہے ہیں۔ کئی شہروں اور گاؤں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اسکول انتظامیہ تدریسی عملہ کو گرفتار کرتے ہوئے اسکولس کو بلا کسی وجہ نمائی نوٹس کے بلڈوز کردیا جا رہا ہے۔

آسام میں چیف منسٹر ہیمنتا بسوا سرما نے پہلے ۶۵۰/ دینی اسکولوں کو بند کردیا پھر بعض مدارس کے دہشت گردوں سے تعلقات کا الزام لگا کر بعض اسکول کی عمارتوں کو کلّی یا جزوی طور پر منہدم کیا' ملک میں اس کے خلاف کہیں بھی احتجاج نہیں ہوا اور نہ ہی مسئلہ کو عدالت سے رجوع کیا گیا۔

کہیں اقبال کی نظم "سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا" کہیں "لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری" اسکولی اسمبلی میں پڑھی جانے والی دعا' کہیں کسی پروگرام کے آغاز پر قرات کلام پاک پر' کہیں حجاب کو لیکر مقامی ہندو بریگیڈ' غنڈہ عناصر اور اشرار ہنگامہ کھڑا کرتے ہوئے احتجاجی دھرنے دیتے ہوئے اور تعلیمی اداروں کو بند کرانے تک اشتعال انگیزی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

۱۴/ جون ۲۳ کو مہاراشٹرا کے شہر مالیگاؤں میں ایک اقلیتی اکثریتی علاقے میں واقع مہاراجہ سیاجی راؤ گائیکواڈ کالج میں ایک کیریئر گائیڈنس سمینار منعقد ہو رہا تھا اس کو پونا کے ماہر ریاضیات انیس کوٹی نے مخاطب کیا تھا' پروگرام کا آغاز قرات کلام پاک سے ہوا تھا' ہندوتوا تنظیمیں اور کارسیوک منصوبہ بند پیمانے پر اس پروگرام کو متنازعہ بنانے کیلئے تیار انتظار میں تھے جیسے ہی پروگرام ختم ہوا ہال میں ایک بھیڑ داخل ہو گئی اور ہنگامہ آرائی شروع کردی' سوشل میڈیا اور گودی میڈیا پر سب شتم کا طوفان برپا کیا گیا' یہ ملٹری سرویس اور اگنی پت کے مسابقتی امتحانات کی تیاری کیلئے شعور بیداری کے علاوہ کچھ نہ تھا' احتجاج کو دیکھتے ہوئے پرنسپل کو فوری معطل کردیا گیا اور کالج کے خلاف مقدمہ درج کردیا گیا۔

مدھیہ پردیش کے ایک ڈوما نامی گاؤں میں ایک سیکولر انگلش میڈیم گنگا جمنا اسکول جو دس سال سے کامیابی سے تعلیمی خدمات انجام دے رہا تھا۔ ۲۷/ مئی ۲۳ کو اسکول انتظامیہ نے اسکول گیٹ پر امتیازی کامیابی حاصل کرنے والے دسویں جماعت کے طلبا و طالبات کے تصاویر چسپاں کیں جس میں مسلم اور غیر مسلم طالبات شامل تھیں۔ اس تصویر کو لیکر میڈیا میں یہ الزام لگا کر ہنگامہ کھڑا کردیا گیا کہ ہندو طالبات کو مسلم بنانے کیلئے اسکارف لازمی قرار دیا جا رہا ہے۔ ہندوتوا تنظیموں نے احتجاج بلند کیا ریاست میں گودی میڈیا نے ہنگامہ کھڑا کردیا۔ بی جے پی سرکار حرکت میں آ گئی ۳۰/ مئی ۲۰۲۳ء کو ضلع اسکول افسر Mishra.S.K (DEO) نے دورہ کیا اور تحقیقات کے بعد اسکول کو کلین چٹ دے دی۔ دوسرے دن مدھیہ پردیش کے ہوم منسٹر نروتھم مشرا نے تحقیقات کا حکم دیتے ہوئے ڈسٹرکٹ کلکٹر نے تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دینے کا حکم دیا۔ اسی دوران یس کے مشرا ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کی ہندو اشرار نے گنگا جمنا اسکول کو کلین چٹ دینے پر ان کی اہانت کرتے ہوئے چہرہ پر سیاہی چھینک دی' صرف اس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ بے بنیاد لغو الزامات لگا کر ہنگامہ آرائی کرتے ہوئے مزید ہوا دینے کے لئے چیف منسٹر مدھیہ پردیش بسوا راج چوہان خود اس قضیہ میں کود پڑے اور ڈسٹرکٹ کلکٹر کو ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دینے کا حکم دیا۔ چیف منسٹر کا ریمارک سب کو حیرت زدہ کردینے والا تھا' انھوں نے کہا کہ "شاعر مشرق (اقبال) جو تقسیم ہند کے اصل علمبردار تھے ان کی شاعری اس اسکول میں پڑھائی جاتی ہے' اردو اور حجاب کو غیر مسلم طالبات پر لازمی کیا جاتا ہے۔ مدھیہ پردیش حکومت اس طرح کی حرکتوں کی ہرگز اجازت نہیں دیگا"۔ ۴/ جون ۲۰۲۳ء کو اسٹیٹ تحفظ اطفال وفلاح و بہبود کمیٹی نے اسکول پر دھاوا کیا ۵/ جون ۲۰۲۳ء کو اسکول کا اجازت نامہ منسوخ کردیا گیا اور الزام لگایا گیا کہ گنگا جمنا اسکول کا انتظامیہ ہندو طالبات کو زبردستی مسلم بنانے کی سرگرمیوں میں ملوث ہے وغیرہ۔ اسکول کمیٹی کے ۱۱/ ارکان بشمول پرنسپل پر پولیس نے مقدمہ درج کردیا ۱۱/ جون ۲۰۲۳ء کو اسکول کے پرنسپل افشاں شیخ ان کے شوہر انیس اطہر اور سیکوریٹی گارڈ رستام علی کو گرفتار کرلیا گیا۔ پھر ضلع حکام اور میونسپلٹی عہدہ داروں کی جانب سے کہا گیا کہ اسکولی عمارت کے بعض حصے غیر قانونی طور پر تعمیر کردہ ہے جسے منہدم کیا جانا چاہیے۔ اسکول کے ذمہ داران کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا گیا۔

۱۴/ جون ۲۰۲۳ء کو اسکول پر صبح بلڈوزر پہنچ گئے' عوام جمع ہو گئی تو کہا گیا کہ نالوں کی صفائی کا کام جاری ہے چند ہی منٹوں میں پولیس کی بھاری جمیعت کے ساتھ میونسپل عملے اور بلڈوزرس نے اسکول کو گھیر لیا اور اسکولی عمارت کے ایک حصے کو منہدم کردیا گیا۔ اولیائے طلبا شدید احتجاج کرتے رہے لیکن کوئی سننے والا نہیں تھا' زندگی بھر کی پونجی لگا کر عمارتیں تعمیر کی جاتی ہیں۔ سماج کے ایک عام آدمی کے لئے اس طرح کی عمارتوں کی تعمیر ناممکن ہو جاتی ہے غور کرنے کی بات ہے کہ ایک بے بنیاد' لغو بات کو لے کر اتنا بڑا انتقام خود ریاست کا چیف منسٹر کے لئے کیا یہ سزاوار ہے۔

پولیس کے استغاثہ نے اسکول انتظامیہ پر تین الزامات لگائے' زبردستی اردو پڑھائی جا رہی تھی' طالبات کو زبردستی حجاب زیب تن کروایا جاتا تھا' اور غیر مسلم طالبات کو مسلم بنانے کی خفیہ سازش کی گئی تھی وغیرہ۔ مدعی نے ایجوکیشنل آفیسر کی جانب سے کلین چٹ دیئے جانے کی بات کرتے ہوئے رہائی کی اپیل کی۔ جج نے دباؤ میں ضمانت پر رہائی کی اپیل مسترد کرتے ہوئے تینوں کو جیل بھیجا دیا۔

بی جے پی ریاستوں میں یہ عام شکایت ہے کہ مسلم ٹیچرس کے بلا ناغہ ٹفنین تلاش کئے جا رہے ہیں اس شبہ کے ساتھ کہ کہیں گوشت تو کھانے میں لایا تو نہیں ہے اور کہیں تو اسکارف اُتار کر باہر رکھ کر آنے کے لئے کہا جاتا ہے۔

الکریم یونیورسٹی کٹھیار ضلع پورنیا بہار کے میڈیکل کاج کے اجازت نامے کو محض اس لئے معطل کردیا گیا تھا کہ اس کے باتھ رومس نقشے کے مطابق چند انچ چھوٹے تھے۔ یوپی میں رمضان کی چھٹی کے دوران کئی دینی مدارس کی عمارتیں بلڈوز کردی گئیں محض اس لئے کہ اراضی کے اسنادات اور اجازت نامے ٹھیک سے نہیں تھے۔

اس کے علاوہ ہزاروں چھوٹے' بڑے اردو میڈیم اسکولوں کو برخواست کردیا گیا اس کے علاوہ اردو اساتذہ اور لکچررس کو بغیر تبادلے کے معلق رکھ دیا گیا ہے۔

نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق علاقائی سطح پر ہر زون کی ایک طاقتور کمیٹی بنادی گئی ہے اس کا ایک کونسلر مقرر کردیا گیا ہے' اس طرح کے کونسلرس کی غالب اکثریت مسلمانوں کے سلسلہ میں نفرت اور بغض رکھتے ہیں جو اقلیتی تعلیمی اداروں کے خلاف طرح طرح کی شکایتیں اور لغو قسم کی مخبری میں سرگرم نظر آرہے ہیں۔ ان کونسلرس کے تقررات ایک مخصوص طبقے کی جانب سے عمل میں لائے گئے ہیں جو ہمیشہ کے لئے دردسر بن چکے ہیں

کشمیر میں انتہا پسندوں کے اسکولوں کا الزام لگا کر کئی سو اسکولس مقفل کردیئے گئے اور کئی اسکولس کو حکومت نے اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔ آزادی کے پہلے سے اسکولوں میں پڑھائے جانے والے اسمبلی کے ترانے بدل دیئے گئے DEO کی جانب سے بی جے پی ریاستوں میں حمد' نعتوں اور اسلامی طرز کی دعاؤں پر بھی پابندی عائد کی جا رہی ہے۔

عقدہ مومن کے خلاف بھگتی گیت' بھگوان بھی اللہ بھی وہی کے اطفال کو نغمے' زبردستی پڑھائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ سرسوتی پوجا' گرو و گاؤ کی (کتھنا) یوگا' بھرت ناٹیم' کچی پوڑی کتھک جیسے رقص' سنسکرت پر زیادہ نشانات دیئے جا رہے ہیں۔ مسلم اقلیتی تعلیمی اداروں میں اسلامیات' اسلامی تاریخ' اخلاقیات پڑھانے کے خلاف بھی کئی ہائی کورٹس کے فیصلے آ چکے ہیں۔ کیرالا ہائی کورٹ کا ھدایہ اسکول کیس ۲۰۱۹ء میں جو فیصلہ دیا گیا تھا وہ بڑا افسوسناک تھا' فیصلے میں کہا گیا کہ "سیکولر ملک میں کوئی اقلیتی تعلیمی ادارہ اپنے مرضی کے مطابق مذہبی مضامین ہرگز نہیں پڑھا سکتا ہے۔ حکومت کے سلیبس میں جو مضامین شامل نہیں ہے اس کی تعلیم دینا غیر قانونی ہے ایسے اسکول کا اجازت نامہ منسوخ کردینا چاہئے" یہ فیصلہ دینے والے اور کوئی نہیں تھے بلکہ جسٹس مشتاق نے یہ ناقص فیصلہ صادر کیا جس کا فائدہ بی جے پی حکومتیں اور انتہا پسند تمام مسلم دشمن تحریکات اٹھا رہی ہیں۔ آسام کے چیف منسٹر نے اس فیصلہ کا حوالہ دیتے ہوئے مسلم تعلیمی اداروں کے خلاف بڑی کاروائی کی تھی اسی لئے بات بات پر ہمارے تعلیمی اداروں میں شرانگیزی کرتے ہوئے بے بنیاد الزامات لگا کر بند کرانے کی کوششیں تیز تر ہو گئی ہیں۔

مسئلہ صرف مسلم تعلیمی اداروں پر وقتی طور پر کراک ڈاؤن کا نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں اور خوفناک قوانین کے استعمال کی تیاری جاری ہے' دستور کے فوجداری قانون (بغاوت و اشتعال انگیزی) Sedition Law 124A میں ترمیمات کے لئے لاء کمیشن نے اپنی سفارشات حکومت کو روانہ کردیں ہیں' UAPA جیسے خطرناک قوانین کی موجودگی کے باوجود edition Law 124A

بقیہ صفحہ ۳ پر

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 28 شمارہ نمبر 03
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ ڈونٹاد اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبر شپ
۲۰۰/ روپیے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے
ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کررہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں و مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
سالانہ فیس 200 روپے
پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔ ۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

قرآنِ مقدس کی بے حرمتی

اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گستاخی

امتِ مسلمہ کے لیے ناقابل برداشت ہے!

از قلم: محمد فداء المصطفیٰ

آج ہم ایک ایسے دور جدید میں زندگی گزار رہے ہیں جہاں ایک طرف کفریت کا بول بالا ہے جو مسلمانوں پر غالب آنا چاہتے ہیں، تو وہیں دوسری طرف حق اور مسلک اہلسنت کا بھی بول بالا ہے۔ اور جو لوگ کفر، شرک، بغض، عداوت اور دشمنی کو بڑھاوا دے رہے ہیں وہ اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ وہ مسلمانوں کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے ہیں اسی لیے متعدد قسم کے حربے استعمال کر کے اسلام کو بدنام کرنا چاہتے ہیں اور کبھی رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے مسلمانوں کے وقار کو ٹھیس پہونچاتے ہیں تو کبھی قرآنِ مقدس کی بے حرمتی کر کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بزدل قومیں ہمارا مقابلہ کبھی کر ہی نہیں سکتی کیوں کہ وہ بے بس اور لاچار ہیں اور انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر ہم لڑتے ہیں تو خسارے اور نقصان کے علاوہ کچھ بھی ہاتھ آنے والا نہیں ہے اسی لیے وہ بارہاں مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسا ہی واقعہ فی الحال سویڈن اور ڈنمارک میں دیکھنے اور پڑھنے کو ملا کہ وہ بزدل قومیں ہماری مقدس کتاب قرآن مجید کو نظرِ آتش کرنے کی کوشش کر کے قرآن کی بے حرمتی کئے ہیں۔

میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ! اس سرزمین پر بے شمار ممالک جلوہ گرہ ہوے اور ان کی بادشاہت مختلف زمانے میں مختلف بادشاہوں نے کی۔ نمرود، فرعون اور شداد سبھی نے اپنی اپنی طاقت کی زور پر اس عالم میں کفریت پھیلانے کی پوری کوشش کی مگر قرآن ہر قوم کیلئے ایک مشعل راہ ثابت ہوا۔ بہت سارے لوگوں نے ضلالت و گمراہی کے بے شمار باتیں لوگوں کے مابین ڈالنے کی بہت کوشش کیے مگر کوئی بھی اس عظیم المرتبت کتاب قرآن مقدس کی فصاحت و بلاغت اور اس کی نیک باتوں میں فرق نہ لا سکا اور سب کے سب خود ہی اپنے ہاتھوں سے گمراہی میں جا گر پڑے۔ اس دنیائے فانی میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام تشریف لائے اور سبھی انبیاء کرام نے پیغام حق لوگوں تک پہنچائے۔ ہر کسی کے زمانے میں کفر نے اپنا قدم زور و شور سے جمایا مگر ہر نبی کے زمانے میں قرآن لوگوں کیلئے بلا شبہ رہبر و رہنما ظاہر ہوا اور ہمہ وقت لوگ اس عظیم کتاب قرآن مقدس سے مستفید ہوتے رہیں اور ہوتے رہیں گے اور جو اس کو مٹانے کی کوشش کریگا پوری زندگی میں خسارے اور نقصان کے علاوہ کچھ بھی نہیں پائیگا۔

قومی اور عالمی قانون، آئین اور دستور کا تقاضہ تو یہ ہے کوئی بھی کسی کے ذاتی معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتا ہے اور نہ ہی ایک خاص مذہب کو لیکر نشانہ بنا سکتا ہے اور نہ اس مذہب کی مقدس مانی جانے والی کتاب کی تقدس کو پامال کر سکتا ہے بلکہ اس جہاں میں جتنے بھی متفرق مذاہب ہیں سب کو اپنے اصول و ضوابط کے ساتھ زندگی گزارنے کا مکمل حق ہے۔ اور اگر ذاتی معاملات میں مداخلت کرنے کوشش کرتا ہے تو وہ سزا کا مستحق ہے اور یہی قانون اور دستور تقاضہ ہے۔

اللہ تبارک و تعالی نے ہمارے نبی اکرم سرور دو عالم ﷺ کو سارے جہان کے لیے رحمت اور قرآن مقدس کو رہنما بنا کر بھیجا ہے۔ پھر چاہے وہ چیز نباتات، جمادات، حیوانات یا تو انسان کے معاملات سے تعلق رکھنے والی ہی چیز ہی کیوں نا ہو۔ اللہ رب العزت نے سارے کائنات کے لیے ہمارے رسول اکرم ﷺ کو رحمة للعالمین اور قرآن کریم کو تمام نوعِ بشر کے لیے رہنما بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالی نے قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے: ”وما ارسلناک الا رحمة اللعالمین“ کہ ہم نے آپ کو سارے کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے (سورة الأنبیاء، آیت ۱۰۷)۔ اور فرماتا ہے ”یضل به کثرا و یھدی به کثیرا و ما یضل به الا الفاسقون“ کہ بیشک یہ وہی کتاب ہے جس سے بہت لوگ ہدات پاتے ہیں اور بہت سارے لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں اور گمراہ نہیں ہوتے ہیں سوائے کہ فاسقین (سورة البقرة، آیت ۲۶)۔ اللہ رب العزت نے ہمیں جس کی امت میں اس کا امتی بنار کر بھیجا ہے وہ خاتم النبیین، شفیع المذنبین، رحمة اللعالمبن اور سید الأنبیاء کے القاب سے ملقب ہیں جو ہمارے لیے باعث فخر ہے کیوں کہ اللہ تبارک و تعالی نے یہ مرتبہ کسی اور نبی کو نہیں بخشا ہے اور جو کتاب انہیں ملی کسی اور نبی کو نہیں ملی اور یہ تا قیامت کے لیے تمام لوگوں کے لیے دائمی معجزہ ہے، کتنے لوگ آئے اس کو مٹانے کو مگر مایوس ہو کر لوٹ گئے اور انہوں نے بھی اقرار کیا کہ یہ قرآن سارے لوگوں کے لیے رہبر رہنما ہے۔

اس دنیائے فانی میں جتنے بھی انبیاء کرام تشریف لائے ان تمام رسولان عظام ارو انبیاء کرام کو اللہ تبارک و تعالی نے ایک مخصوص قوم میں بھیجا اور ان کو کچھ مخصوص چیزوں سے منسوب کیا اور انہیں ساری کائنات کے لیے رحمت بنا کر نہیں بھیجا بلکہ ایک قوم سے مخصوص کر کے بھیجا تا کہ وہ اللہ کے مقرب اور برگزیدہ بندے مذہب اسلام کی ترویج و اشاعت بہتر سے بہتر انداز میں کر سکے اور اس رب کریم کی عبودیت کا پٹہ سارے لوگوں کے گلوں میں ڈال سکے اور قرآن مقدس کی تعلیم بچوں کے دلوں میں پیوست کر سکیں۔ مگر ہمارے نبی اکرم ﷺ کو اللہ تبارک و تعالی نے تمام نوع بشر چاہے وہ نباتات و جمادات، حیوانات اور انسان ہی کیوں نا ہو سب کے لیے انہیں رحمة اللعالمین بنا کر بھیجا۔ اور ان کے بعد کسی نبی کا ظہور نا ہوگا جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ”لا نبی بعدی“ کہ میرے بعد کوئی اور نبی نا ہوگا۔ ان تمام اوصاف کے حامل ہم ایسے نبی کے امتی ہیں جن کی شان پر ہمیں ناز ہے۔ مگر آج عالمی طور پر رسول ﷺ کی شان میں گستاخیاں اور قرآن مقدس بے حرمیت کی جا رہی ہے یہ تو ہمارے اور ہمارے نسلوں کے لیے ناقابل برداشت ہے۔

اگر ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کی زمانے کی باتیں کریں تو قرآن کی حقانیت کچھ اس طرح عیاں ہوتی ہے کہ اس زمانے کے بڑے بڑے عربی ادیب اور مشہور و معروف علماء گزرے جنہیں عربی زبان میں مکمل عبور حاصل تھا، سب کے سب نابغین کے لسٹ میں شمار کئے جاتے تھے اور جنہیں اپنے صلاحیت کے اوپر بڑا ناز تھا اور یہ سمجھتے تھے کے اس زمانے میں ان جیسا کوئی اور ہے ہی نہیں، ان سے کوئی بھی کسی بھی میدان میں مقابلہ نہیں کر سکتا ہے چاہے وہ کسی بھی علوم و فنون میں جتنا مہارت رکھتا ہو۔ مگر جب ہمارے نبی اکرم ﷺ کے اوپر قرآن مقدس جیسی عظیم کتاب عربی زباں میں نازل ہوئی تو اس زمانے کے بڑے بڑے ادیبوں کے ہوس اڑ گئے ارو سب کی عقلیں قران مقدس کی فصاحت و بلاغت کو دیکھ کر حیران و پریشان رہ گئی۔ سب کے سب بس اسی سوچ میں مستغرق ہو گئے کہ آخر یہ کتاب کونسی کتاب ہے اور کیسے یہ ہماری فصاحت و بلاغت پر فوقیت لے گئی اور وہ لوگ خود اپنی ذات پر شرمندہ ہوئے۔ یقیناً قرآن مجید رسول اکرم ﷺ کے زمانے سے لیکر اب تک ہر قوم کے لئے رہبر و رہنما ظاہر ہوا ہے اور اس عالم کے مختلف مذاہب نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہ قرآن بلا شبہ ہر زمانے میں ہر قوم کے لئے رہبر و رہنما ہے۔ وہیں آج سویڈن اور کچھ دیگر ممالک میں قرآن مقدس کی بے حرمتی کے معاملات منظر عام پر آیا ہے جس سے عالی سطح پر احتجاج کا بازار گرم ہے اور آخر یہ امت مسلمہ کیسے خاموش بیٹھ سکتی ہے۔ قرآن مقدس کی بے حرمتی سارے مسلمانوں کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ اور یہ بدبخت لوگوں نے جو کیا ہے وہ بس یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ ہم سے مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ہی ہماری مقدس کتاب قرآن کریم کے جیسا کوئی کتاب لا سکتے ہیں اگر ان کی سو پیڑیاں یا تو سو نسلیں بھی مل کر کوشش کریں کہ قرآن کے خلاف جنگ کیا جایئے تو وہ قرآن مقدس کی فصاحت اور معجزے کو دیکھ کر بے بس اور لاچار ہو جائیں گے۔

ہماری بھی کچھ خامیاں ہیں جسے ہم نے سمجھا نہیں۔ اس دور جدید میں جہاں ہمیں اپنے مذہب دین اسلام کے جھنڈے کو پورے عالم کے گوشے گوشے میں پھیلانا چاہیے تھا، اس مقدس مذہب کے پیغامات کو سارے نوع بشر کے دلوں تک پہنچانا چاہیے تھا، قرآن کریم کی کی تعلیم سے بچوں کے دلوں کو منور کرنا چاہیے تھا وہیں آج ہم ان امور سے غفلت برتتے ہوئے دیکھائی دے رہے ہیں، ہم خود آپس میں اختلاف رکھنے کی وجہ سے باطل قوتیں ہمیں مٹانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہمیں سب کچھ گوارا ہے اور اگر ہمیں مٹانا چاہتے ہیں تو مٹا دو، ہماری جانوں کو قربان کر دو یہ بھی چلے گا، ہمارے بچوں کو موت کے گھاٹ اتار دو یہ بھی ہمیں گوارا ہے، ہماری جائیداد کو ہم سے چھین لو ہم برداشت کر لیں گے الغرض تم چاہو تو ہماری زندگی سے متعلق جتنی بھی چیزیں ہیں سب کچھ ہم سے چھین لو ہم برداشت کر لیں گے اور ہمیں سب کچھ گوارا ہے مگر ہمارے نبی اکرم ﷺ کی ذات اور قرآن مقدس پر بات آئیگی تو ہم تمہاری جانوں کو تمہارے جسموں سے نکال پھینکیں گے، تمہارے ساتھ جو کرنا پڑیگا ہم بلا جھجک کر لیں گے، تمہاری نسلوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیں گے کہ ہم مسلمان اگر ضد پر آ گئے تو تمہارا حال کیا ہوگا، ہم اپنی جانوں کو راہ خدا میں عشق نبی اور قرآن کی محبت کی خاطر لٹا دیں گے، ہم اپنے گھروں کو ان کی ذات اقدس پر قربان کر دیں گے اور ذرہ برابر بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گے۔ یاد رکھو ہمارے ساتھ جو کرنا ہے کر لو ہم سب کچھ سہہ لیں گے مگر ہمارے نبی کی شان میں گستاخی اور قرآن مقدس کی بے حرمتی کی جائیگی تو یہ ہم سے برداشت نہیں ہونے والا ہے اور یہ گستاخی اور بے حرمتی ہم سے دیکھی نا جائیگی اور یہ ساری امت مسلمہ کے ناقابل برداشت ہے۔

جس نبی اکرم کی شان میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ”لولاک لولاک لما خلقت الأفلاک“ کہ اے محبوب اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نا ہوتا تو میں زمین و آسمان کو نا بناتا۔ تو جس نبی کے صدقے میں ہم پیدا کیے گئے، جس نبی کے وسیلے سے دونوں جہاں کی نعمتیں ہمیں میسر ہوئی، فلاح و بہبودی کی کشتیاں ہمارے کنارے سے لگی، مشقات کے پہاڑ ڈھل گئے، عرب کی سرزمین سرسبز و شاداب ہو گئی اور پورا عالم منور و مجلّی ہو گیا، جس نبی کے صدقے میں ہمیں ایمان اور قرآن ملا، سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق ملی، ضلالت و گمراہی کے اندھیری سے نکلنے کا ایک سنہرا موقع ملا اور میدان میں فتح یاب ہو کر لوٹنے کا شرف ملا تو پھر ہم کیسے اس نبی اکرم کی شان میں گستاخانہ کلیمات اور قرآن مقدس کی بے حرمتی کی خبر سن سکتے ہیں بھلا اس رسول کی توہین اور قرآن مقدس کے بے حرمتی پر کیسے یہ امت خاموش بیٹھ سکتی ہے اور کیسے ہم اس نبی کی ذات پر آنچ آنے دے سکتے ہیں ہم سب کچھ لٹا دیں گے مگر ناموس رسالت اور عظمتِ قرآن پر ذرہ برابر بھی آنچ نہ آنے دیں گے۔

ہاں اور اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ ہمارے دلوں سے ہمارے نبی کی محبت نکال دے اور قرآن کی عظمت کو کم کر دے تو پہلے اسے چاہیے کہ وہ ہمارے جسموں سے ہماری جان نکال لے مگر ہم ناموس رسالت پر آنچ نہ آنے دیں گے اور نہ ہی قرآن مقدس کی حرمت کو پامال ہونے دیں گے۔ یہ بھلا ہو گا بھی کیسے۔ ہمارے جسم میں جب تلک یہ روح بچی رہیگی ہم ان پر قربان ہوتے رہیں گے، ان کی شان کی خاطر ہم اپنے اہل و عیال کو ان کی ذات پر قربان کرتے رہیں گے مگر ان کی شان میں ایک تنکے کا بھی فرق نا آنے دیں گے۔ یا رسول اللہ فداک أبی و امی میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی شان میں ہم سے یہ گستاخی اور آپ پر نازل کردہ قرآن مقدس کی بے حرمتی دیکھی نا جائیگی آپ کی ذات اور قرآن مقدس کی عظمت پر ہم سب کچھ لٹا دیں مگر اللہ کی قسم ناموس رسالت ﷺ اور عظمت قرآن پر ذرہ برابر بھی آنچ نا آنے دیں گے۔

ہم جان لٹا دیں گے ہم گھر بھی لٹا دیں گے
ناموس آقا پر ہم سب کچھ لٹا دیں گے

ہمیں یہ کس طرح گوارہ ہو کہ ہمارے نبی کی شان میں گستاخی اور قرآن مقدس کی بے حرمتی ہو رہی ہو اور ہم خاموش بیٹھے رہیں۔ رسول اکرم ﷺ کی ذات اور قرآن مقدس کی عظمت کی بات آئیگی تو ہم خاموش بیٹھنے والوں میں سے نہیں۔ سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہم وہ قوم ہیں جس نے حجاز و یمن کو فتح کیا اور اپنے رب کریم کے دین کے پیغام کو روشن کرنے کے لیے آب دجلہ پر ہم نے ہی گھوڑے دوڑائے اگر ہم اپنی ضد پر آ گئے تو مخالفین کے پروپگنڈے انہیں کے خلاف عمل میں لایا جائیگا اور ساری چالاکیاں منہ پر ماردی جائیگی ابھی بھی وقت سنبھل جاؤ ورنہ نقصان کے علاوہ کچھ بھی ہاتھ آنے والا نہیں ہے۔ اور جو بھی ہمارے نبی کے ذکر اور قرآن مقدس کو مٹانا چاہتا ہے وہ کان کھول کر سن لے کہ:

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
پر نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچہ تیرا

☆☆☆☆☆

بقیہ: مسلمانوں کا عصری---

کو ترمیم کے ذریعے انتہائی طاقتور بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے جس سے ہزاروں کی زندگیاں بلا وجہ متاثر ہو سکتی ہیں‘ انتہا پسندی‘ تشدد پر اکسانے یا Violence پیدا کئے جانے والی نظریات اور سونچ رکھنے والے افراد کے خلاف FIR درج رجسٹر کرنے کا ایک ابتدائی درجے کے انسپکٹر کو بھی اختیار حاصل ہوگا۔ آر ایس ایس چاہتی ہے کہ اب رجحانات پر دفعہ 124A کا استعمال ہوا‘ حزب مخالف کی سونچ وفکر کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا جائے اتنے سالوں کی سزا بھی بی جے پی چاہتی ہے کہ ایکٹ میں ترمیم کرتے ہوئے رجحانات میں تبدیلی کرنے والے افراد اور گروپس کے لئے سخت ترین سزائیں مقرر کی جائیں۔

حال ہی میں ممبئی کے نواحی علاقے ممبرا کے مسلم اکثریتی آبادی میں نئے تعلیمی سال کے آغاز کے موقع پر طالبات کیلئے اہم چند دینی اخلاقی و لازمی ادبی نکات کے پوسٹرس چسپاں کئے گئے‘ اس پر ہنگامہ کھڑا کر دیا گیا کہ مسلم لڑکیوں کو انتہا پسند بنانے کیلئے زبردستی مذہبی تعلیمات مسلط کی جا رہی ہیں‘ گودی میڈیا نے چیخ و پکار شروع کر دی نفرت اور عداوت کی حد تو یہ ہوگئی کہ تھانے جا کر شکایت بھی درج کرنے کی کوشش کی گئی‘ اس طرح کی تعلیمات سے دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے مذہبی جذبات و احساسات کو ٹھیس پہنچی ہے لہٰذا چسپاں کرنے والوں کو گرفتار کیا جائے۔ یہ اعتاب اور مصیبتیں اوسط اور معاشی طور پر کمزور طبقے کے لوگ کیسے اور کب تک برداشت کر سکیں گے۔ تعلیمی ادارے قائم کرنا اب اتنا آسان نہیں رہا‘ ہنگامی اور عصری معیارات تعلیمی عملے کی تنخواہوں اور مسلم سماج میں بڑھتی بے روزگاری نے والدین کو بچوں کو ترک تعلیم پر مجبور کر دیا ہے۔ تعلیمی اداروں پر مسلسل دباؤ ڈال کر عدل و انصاف کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔

باوثوق اطلاعات کے مطابق بی جے پی ریاستوں کے سرکاری تعلیمی اداروں اور ہندوتوا کے حامی مینجمنٹ کے اسکولس و کالجس میں جہاں مخلوط تعلیم ہے وہاں پر صرف مسلم لڑکیوں کو داخلہ دیا جا رہا ہے اور مسلم لڑکوں کو باضابطہ طور پر ایک سازش کے تحت داخلہ نہیں دیا جا رہا ہے۔ غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ صرف مسلم طالبات کی ایک ہی کلاس میں تعلیم کا حصول مسلم معاشرہ میں بہت بھیانک تباہی برپا کر سکتی ہے اور خاندانی رشتے‘ ناطے سب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر عین ممکن ہے کہ لڑکیاں بڑے پیمانے پر مذہب اور خاندان سے باغی بن کر مسلم سماج کا شیرازہ بکھیر دیں۔

ہماری مذہبی‘ سیاسی‘ سماجی قیادت کو تعلیمی اداروں‘ نظام تعلیم‘ درسیات اور نئی نسل کے تحفظ و بقا کو لے کر ایک مضبوط‘ ٹھوس منصوبہ بندی کے ساتھ تعلیمی ترقی کی عظیم تحریک کا آغاز کرنا چاہیئے‘ مسلم دشمن طاقتیں یہ طئے کر چکی ہیں کہ آئندہ چند سالوں میں مسلمانوں کو تعلیم میں اور نچلی سطح تک ڈھکیل دیں اور مسلم سماج کو قبائلیوں کی طرح ناخواندہ اور جہلا کا وحشی جرائم پیشہ سماج بنا دیں۔

بقیہ: اداریہ---

تب تک اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی بھی ممکن نہیں ہے، یہ اندر کی دنیا ہے کیا؟ وہی جسے دل کہا جاتا ہے، جس کے اصلاح پر پورا بدن صلح میں رہتا ہے اور جس کی خرابی پر پورا بدن خرابی و فساد میں مبتلا ہو جاتا ہے، حضور ﷺ کے اصحاب نے ایک بڑی تعداد ایسی تھی جو نماز، روزہ اور عبادات میں دوسروں سے بہت زیادہ فوقیت رکھتی تھی؛ بلکہ بہت سو نے اپنے الفاظ میں ان کے سامنے اپنی کم مائیگی کا اظہار کیا ہے؛ لیکن اللہ تعالی نے اور اس کے رسول ﷺ نے ان کیلئے جہنم کی خوشخبری دی ہے؛ بلکہ جہنم میں بھی سب سے نچلے درجہ کا بیان انہیں کے حق میں ہے، اصطلاح میں ایسے لوگوں کو منافق کہتے ہیں، سچ کہا جائے تو یہ نفاق ہمارے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے، وہ تو خیر ہے متکلمین کا جنہوں نے نفاق کے درجات متعین کر دیئے ورنہ خدا معلوم کتنے مسلمان دنیا میں ہی اپنی اصل صورت کا دیدار کر چکے ہوتے، اصل بات یہی ہے کہ جب تک انسان کا دل مسلمان نہیں ہوتا؛ تب تک عبادات و ریاضت ہیچ ہیں، دنیا میں ایسے مسلمانوں سے انقلاب کی تمنا بے کار و بے سود ہے، ان سے تعداد میں اضافہ ممکن ہے اور اس تعداد پر خوش فہمیاں پالی جا سکتی ہیں، لیکن ایسے لوگوں میں سر اٹھا کر اسلام کی تبلیغ کرنے اور اسلامی ریاست و خلافت کی بات کرنے کی ہمت نہیں ہو سکتی، وہ مصالحت کی چادر کو ہی عافیت سمجھیں گے اور اسی کے کونہ میں اپنی زندگی بسر کرتے رہیں گے۔

غصے کا فوراً جواب نہ دیں!

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے بچپن میں کسی نے ایک بات کہی تھی جس کے لئے میں مرتے دم تک ان کا مشکور رہوں گا، انہوں نے کہا تھا کہ جب تمہیں کسی کی کوئی بات بری لگے غصہ دلائے تو کبھی اس وقت اس بات کا جواب نہ دینا بلکہ اگلے دن جواب دینا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس وقت بات سمجھ تو نہ آئی لیکن میں نے اسے ذہن میں بٹھا لیا، پھر جب میں بڑا ہوا اور اس بات پر عمل کرنا شروع کر دیا، میں غصہ دلانے والی بات کا فوراً جواب نہ دیتا بلکہ اگلے دن پر چھوڑ دیتا، لیکن اگلے دن مجھے احساس ہوتا کہ وہ بات تو تھی ہی بالکل بیکار، وہ تو جواب دینے کے قابل ہی نہیں تھی، پھر مجھے سمجھ آئی کہ دراصل انہوں نے مجھے وہ غصے کا لمحہ خاموش رہنا سکھایا ہے، میں ساری زندگی ان کا مشکور رہوں گا، آج سائیکالوجی بھی یہی کہتی ہے کہ انسان کے جسم میں غصہ دلانے والا ہارمون صرف بارہ منٹ تک ایکٹیو رہتا ہے، بس ہمیں اس وقت کو گزارنا ہوتا ہے، آپ بھی اس نصیحت پر عمل کر کے دیکھیں ان شا اللہ دعائیں دیں گے، اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق دے آمین!...

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 28 , ISSUE NO: 03 DATE: 10 July to 16 July 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

حضور اشرف الفقہاء: دینی وعلمی مجالس کے آئینے میں

از: غلام مصطفیٰ رضوی

نگاہِ حضور مفتی اعظم کی جلوہ گری تھی کہ؛ جواُن کے دامن سے وابستہ ہوا چمک گیا، جواُن کے زیرِ تربیت رہا؛ زمانے پر چھا گیا، اپنی دینی وعلمی خدمات کے نقوش اِس جہان میں چھوڑ گیا۔ ایسی ہی شخصیت مفتی اعظم مہاراشٹر خلیفۂ حضور مفتی اعظم اشرف الفقہاء مفتی محمد مجیب اشرف علیہ الرحمۃ (بانی: جامعہ امجدیہ ناگپور) کی تھی۔ آپ نے طویل عمر پائی، نصف صدی سے زیادہ مدت تک دین متین کی نشر واشاعت اور فروغِ حق وصداقت کے لیے سرگرمِ عمل رہے۔ ہمہ جہت پہلوؤں سے اصلاحِ مسلمین کا مبارک فریضہ انجام دیتے رہے۔

بنیادی طور پر خطیب، مصلح، مفکر اور داعیِ اسلام تھے۔ لیکن جہاں جاتے مجالس علمی سج جاتیں۔ جوق در جوق خلقت آتی، بیعت ہوتی، ایمان تازہ کرتی اور روحانی برکتوں کی خوش گوار فضا میں رُخصت ہوتی۔ آپ کی نجی مجالس بھی فروغِ دین واصلاحِ مسلمین کا مؤثر ذریعہ تھیں۔ حاضر باش اس کے شاہد وموئید ہیں۔ راقم نے سیکڑوں مجالس میں شرکت کی اور پل پل تقویٰ وطہارت اور اخلاق تطہیر وفکری پاکیزگی کا مشاہدہ ونظارہ کیا۔

مجالسِ اشرف الفقہاء ہمہ جہت عناوین کو محیط ہیں۔ جس کا اجمال بشکلِ نکات درج کیا جاتا ہے:

[۱] حضور اشرف الفقہاء کی مجالس عموماً بوقت بعد نمازِ عصر، بعد نمازِ مغرب اور شب میں بعد از خطاب اقامت گاہ پر آراستہ ہوتیں، جہاں آپ اپنے ملفوظاتِ عالیہ سے نوازتے۔ ہمہ جہت عناوین پر گفتگو ہوتی لیکن سب کا ایک ہی مقصد ہوتا، تقویتِ دین وحفاظتِ ایمان وعمل۔

[۲] حضور اشرف الفقہاء بڑی متانت سے گفتگو فرماتے۔ ہر فرد سے اس کی لیاقت یا Status کے مطابق مخاطب ہوتے۔ عام لوگوں سے عام فہم انداز میں بات کرتے۔ سبھی کی خیریت دریافت فرماتے۔ خندہ پیشانی سے ملتے۔

[۳] عموماً نشست بڑی سادہ ہوتی۔ مسہری کے ایک سرے پر براجمان ہوتے، لیکن قدموں کو سمیٹ کر بیٹھتے۔ پیروں کو پھیلائے ہم نے مجالست نہیں دیکھی۔ انکسار وعاجزی کے انداز میں بیٹھتے۔

[۴] لوگ مسائل کے حل نیز روحانی معاملات میں رہنمائی لینے حاضر آتے۔ ہر ایک سے مسائل معلوم کر کے ان کا دینی حل بتاتے۔

[۵] جسے تعویذ کی ضرورت ہوتی، تعویذ عطا فرماتے۔ لیکن اسی کے ساتھ پابندیِ صوم وصلوٰۃ کی نصیحت ضرور فرماتے۔

[۶] پیچیدہ معاملات میں بھی دُعاؤں کی سوغات دیتے، بعد کو مشاہدہ ہوا کہ پیچیدگی دور ہوئی اور سائل مطمئن ہوا۔

[۷] باہمی رنجش وانتشار سے جڑے معاملات میں اتحاد واخوت کی فضا استوار فرماتے۔ ہم مزاج و ہم خیال افراد میں اختلافی فضا آپ کی مجالس میں دور ہو جاتیں۔

[۸] عقائد کے معاملے میں تصلب واستقامت کو مقدم رکھتے۔ اس میں کسی بھی طرح کا سمجھوتہ گوارا نہ تھا۔ مومن کی یہی صفت ہو کہ

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم گاہِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

کی عملی تعبیر تھے۔ اپنوں سے نرم مزاجی صفت تھی اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دُشمنوں کے لیے گویا فولاد تھے۔ لیکن جو قبولِ حق کے جذبے سے آراستہ ہوتا اسے عقائد کے فرق کو بہ صراحت از بر کراتے، گستاخوں کی گستاخی طشت ازبام فرماتے۔

[۹] مرید ہونے کوئی آتا تو مرید بھی بناتے ساتھ ہی شریعت پر سختی سے گامزن رہنے کی نصیحت فرماتے۔ تمام باطل فرقوں سے بچنے کی تلقین لازماً کرتے۔

[۱۰] خواتین اسلام کے لیے پردے کی تاکید ونصیحت فرماتے۔ بیعت بھی پردہ کے توسط سے فرماتے۔ عموماً ہم لوگ جب بھی بیعت کے لیے خواتین یا بچیوں کے نام پیش کرتے تو داخلِ سلسلہ فرماتے۔ جب کہ احباب کو بیعت کروانا ہوتا تو مجلس میں لے کر جاتے۔

[۱۱] علمی مسائل پر سوالات کیے جاتے، خندہ پیشانی کے ساتھ جواب دیتے۔ دلائل بھی عام فہم انداز میں پیش کرتے۔ گفتگو میں توضیحی وتشریحی پہلو غالب ہوتا۔

[۱۲] حضور اشرف الفقہاء کی بارگاہ میں بیٹھنے والا ہر فرد اس بات کی گواہی دے گا کہ شفقت ومروت کا معاملہ فرماتے اور ہر فرد کی ضرورت پوچھتے اور مناسب حل فرماتے۔

[۱۳] راقم جب ملنے جاتا، اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کی دینی، علمی، اعتقادی واصلاحی خدمات پر ہونے والے تحقیقی کاموں کی بابت ضرور پوچھتے۔ ترجمۂ قرآن کنزالایمان، فتاویٰ رضویہ، فتاویٰ مصطفویہ کی توسیع وترسیل کے سلسلے میں کی جانے والی کوششوں کو سراہتے۔ گھنٹوں اعلیٰ حضرت کا تذکرہ بصد ذوق فرماتے۔ سامعین سنتے رہتے۔ اور شرکا کی معلومات میں اضافہ ہوتا۔ ہر مسئلے میں اعلیٰ حضرت کی تحقیق سے رجوع فرماتے اور اسی کی تعلیم دیتے۔

[۱۴] تفہیم اشعارِ رضا کے سلسلے میں اکثر استفسار کیا جاتا۔ بہت انہماک سے توضیح فرماتے، انشراح صدر ہوتا۔ نعتیہ اشعارِ رضا پر جب بات ہوتی تو مجلس میں نورانیت بڑھ جاتی۔ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ فضا قائم ہوتی۔ ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ بزم طویل ہو جاتی۔ تشنگی باقی رہتی۔

[۱۵] جب کسی کے یہاں دعوت پر تشریف لے جاتے، ہر ایک کی دل جوئی فرماتے۔ غذا بہت قلیل تناول کرتے۔ دوسروں کا خیال رکھتے کہ تمام لوگ کھانے سے فارغ ہولیں۔ برکتوں کی دُعا کرتے۔ جنھیں تعویذ کی ضرورت ہوتی تعویذ دیتے۔ دُعائیں دیتے۔ نصیحتیں کرتے ہوئے رُخصت ہوتے۔ عموماً ہر مقام پر لوگ طلبِ بیعت کرتے۔ بیعت فرماتے اور نمازوں کی پابندی کی تلقین کرتے۔

[۱۶] عموماً کام کے لیے رہنمائی چاہنے والے ہر مقام پر ملاقات کو حاضر ہوتے۔ تعمیری کاموں کی طرف ذہن موڑ دیتے۔ جلسوں جلوسوں کی بجائے مدارس، مساجد، علم دین اور اشاعت، اعتقادی واصلاحی کاموں کی طرف توجہ مبذول کرواتے۔ ذہن سازی کرتے۔ ہر معاملے میں صحتِ عقیدہ کو مقدم رکھتے۔ یوں ہی تمام اہلِ باطل کے شر سے بچنے کی تاکید کرتے۔

[۱۷] مزاج وکردار میں یک رنگی تھی۔ یہی سبب ہے کہ آپ کے افعال وکردار سے درسِ اصلاح ودرسِ تقویٰ فراہم ہوتا۔ ایسے لوگ جو اُلٹے سیدھے کام کرتے ہیں وہ جب اشرف الفقہاء سے ملتے تو اپنی اصلاح پر خود بہ خود مائل ہوتے۔ کتنوں کا مشاہدہ ہوا کہ انھیں سمجھایا جاتا لیکن نہیں سمجھتے، جب وہ بارگاہِ اشرف الفقہاء میں پہنچے تو معاملہ بدل گیا۔

[۱۸] حوصلہ ہارے ہوئے مجلسِ اشرف الفقہاء میں عزم محکم لے کر اُٹھتے۔

[۱۹] بچوں پر شفقت ہوتی۔ ان سے تعلیم کا پوچھتے اور حوصلہ دیتے۔ ذوقِ علم بڑھاتے۔

[۲۰] طلبۂ علوم دینیہ پر خصوصی اکرام فرماتے۔ انھیں احترام دیتے کہ دوسروں کو طلبہ کا احترام کرنے کا درس ملے۔ یوں ہی سرپرستوں کو توجہ دلاتے کہ وہ بچوں کو حصولِ علم دین کے لیے آمادہ کریں۔

مجالس میں جو ملفوظات ارشاد فرماتے، وہ ہمہ جہت عناوین کو محیط ہوتے۔ خصوصیت سے شرعی مسائل کے حل عام فہم انداز میں عنایت فرماتے۔ کاش! انھیں کوئی لکھتا تو علم وعرفان کا عظیم ذخیرہ منظر عام پر آتا اور قوم کی فلاح کا سامان ہوتا۔ بہرکیف مجالس کے حاضر باش علما وطلبا کو چاہیے کہ یادداشت کو صفحات پر منتقل کریں اور اپنے اکابر سے وابستگی کا علمی فیض عام کریں۔

مولانا یاسین اختر مصباحی کی استقامت ہی ان کی شاندار کرامت ہے: پروفیسر اختر الواسع

مفکر اہل سنت کانفرنس میں "رئیس التحریر نمبر" کی رونمائی اور احسان شناسوں کا عقیدت مندانہ خراج عقیدت

نئی دھلی: اپنے تاریخی تصنیفی کام سے ہی حضرت مولانا محمد یاسین اختر اعظمی مصباحی پہچانے گئے اور اپنی دینی وعلمی خدمات کی بدولت آج ہماری عقیدتوں کا مرکز بنے ہوئے ہیں اور ہم سب ان کے چہلم کی مناسبت سے یہاں ان کی روح کو ایصال ثواب کرنے اور ان کی مخلصانہ خدمات کا تذکرہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں، یہی نکتہ ان کی طرف سے واضح پیغام اور سبق ہے کہ ہم لوگ بھی اپنے حصے کا کام کرتے رہیں تاکہ دنیا ہمارے بعد ہمیں یاد رکھے. ہمدرد کنونشن سینٹر ہمدرد یونیورسٹی میں ماہ نامہ کنزالایمان دہلی کے زیر اہتمام "مفکر اہل سنت کانفرنس" میں صدر اجلاس پروفیسر غلام یحییٰ انجم مصباحی نے یہ فکر دی اور کانفرنس کرانے والے افراد کو مبارک باد پیش کی. مہمان خصوصی پروفیسر اختر الواسع صاحب نے اپنے کلیدی خطاب میں مولانا یاسین اختر مصباحی صاحب کی سادہ ترین زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مولانا کی استقامت ہی ان کی شاندار کرامت ہے جس کے نمونے ان کی چار پانچ درجن تاریخی کتابیں ہیں، ان کی ایک کرامت آج کی بہت سوں کی کرامتوں پر بھاری ہے۔ مولانا محمد ظفر الدین برکاتی مصباحی مدیر اعلیٰ ماہ نامہ کنزالایمان نے ان کی علمی حیات اور قلمی خدمات پر "رئیس التحریر نمبر" شائع کر کے مصباحی صاحب سے اپنی قربت ومحبت کا غیر معمولی ثبوت پیش کیا ہے جس کے لئے مولانا برکاتی ہم سب کی جانب سے بلکہ پوری جماعت وملت کی جانب سے مبارک بادیوں کے مستحق ہیں.

قاری محمد آفتاب عالم غازی پوری نے قل وفاتحہ خوانی سے اجلاس کا آغاز کیا، ناظم ملت ڈاکٹر حفیظ الرحمن مصباحی نے نظامت کے فرائض انجام دیے اور مولانا غلام دستگیر، حافظ محمد شاہد رضا، مولانا محمد اویس رضا، مولانا غلام یزدانی اور مولانا شکیل اختر نظامی نے حمد ونعت ومنقبت خوانی کی. مفتی اشفاق حسین قادری، مولانا مقبول احمد سالک مصباحی، مولانا فیضان احمد نعیمی، مولانا اقلیم رضا مصباحی، مولانا عارف رضا اشفاقی نے مختلف عنوانات کے تحت خطاب کیا. عبدالباری برکاتی نے خطبہ استقبالیہ اور نیاز احمد مصباحی نے کلمات تشکر پیش کیے، قاری مظہر الدین عزیزی نے صلوۃ وسلام پیش کیا جب کہ مولانا سید رحمانی میاں اشرفی صاحب نے دعاخوانی کی اور اہل سنت اکیڈمی ذاکر نگر کی جانب سے مصباحی صاحب کی معروف ومقبول کتاب" تعارف اہل سنت" سبھی مہمانوں اور حاضرین کو بطور ہدیہ پیش گئی۔

مفکر اہل سنت کانفرنس میں جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء ذاکر نگر، جامعہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، مدن پور کھادر، دار العلوم غریب نواز تغلق آباد، مدرسہ ابراہیمیہ جامعۃ القرآن مسجد خلیل اللہ بٹلہ ہاؤس اور جامعہ حضرت محبوب الٰہی درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء کے اساتذہ و طلبہ شریک ہوئے اور تغلق آباد کے دار العلوم رابعہ بصریہ کی معلمات وطالبات بھی شامل تھیں.

اجلاس میں قاید ومحرک اجلاس مولانا محمد ظفر الدین برکاتی، مولانا یاسین اختر مصباحی صاحب کے بڑے صاحب زادے محمد نعیم اختر برکاتی، دار القلم قادری مسجد کے صدر مدرس مولانا امجد رضا علیمی، مولانا زین اللہ نظامی، سید قیصر خالد فردوسی، مولانا منظر محسن نعیمی، ڈاکٹر شجاعت علی قادری، ڈاکٹر محمد نعیم مصباحی، ڈاکٹر معین الدین دہلی یونیورسٹی، مولانا محمود غازی ازہری، مولانا تاج محمد ازہری، مولانا عبد الرشید برکاتی، قاری تصور علی نظامی، جمال احمد آفاقی وغیرہ بہت سے علمائے کرام، مساجد کے امام صاحبان، عصری جامعات کے طلبہ ومحققین بطور خاص شریک ہوئے اور ماہ نامہ کنزالایمان دہلی کی شاندار پیش کش "رئیس التحریر نمبر" کو پسند کیا.

بلڈوزر قانون یکساں کیوں نہیں؟

بھاجپائی میڈیا یکساں سول کوڈ کے لئے شور مچارہا ہے۔ ان سے سوال کیا جائے کہ بلڈوزر قانون میں یکسانیت کیوں نہیں؟ صرف مسلمانوں کے گھروں پر بلڈوزر کیوں چلتے ہیں؟ کہا جاتا ہے کہ ایک ملک ایک قانون۔ دستوری قانون تو سب کے لئے ایک ہی ہے۔ مسلمانوں کے لئے جداگانہ دستور ہند نہیں۔ چوں کہ ملک میں مختلف مذاہب کے لوگ ہیں اور سب کو اپنے مذہب پر عمل کی اجازت دستور ہند میں دی گئی ہے تو مذہبی قانون سب کے جداگانہ ہیں۔ جب مذہب الگ الگ ہیں تو مذہبی قانون یکساں کیسے ہوں گے؟ کل کوئی نعرہ لگا سکتا ہے۔ ایک ملک ایک زبان تو کیا یہ قابل قبول ہوگا۔ ہرگز نہیں۔ ملک بھر میں بے شمار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ کوئی نعرہ لگائے کہ ایک ملک ایک برادری تو تمام اہل ملک کو کون سی برادری میں شامل کیا جائے گا؟ کوئی آواز لگائے کہ ایک ملک ایک لباس تو یہ بھی قابل قبول نہیں۔ کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ ایک ملک ایک مذہب تو اس طرح کی بات قابل قبول کیسے ہوسکتی ہے۔ ایک ملک میں دستوری قانون ایک ہوتا ہے جس کی روشنی میں ملک چلایا جاتا ہے۔ دستور ہند میں وہ قوانین رقم کر دیئے گئے۔ جن چیزوں میں یکسانیت نہیں ہوسکتی ہے ان میں یکسانیت کے لئے سر پھوڑنے کی ضرورت نہیں۔ بھاجپائیوں کا مقصد ہے کہ اگر تمام اہل ملک ہندو نہ ہوسکیں تو کم از کم ہندو نما ہو جائیں۔ ایسی مصیبتوں سے بچنے کی صورت یہی ہے کہ فرقہ پرست قوتوں کو حکومت سے بے دخل کیا جائے۔ جس کے لئے رفتہ رفتہ ماحول بنتا جارہا ہے۔ بھاجپائی حکومت چراغ سحری کی طرح ٹمٹما رہی ہے۔ وہ ۲۰۲۴ لوک سبھا الیکشن میں جیت حاصل کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی ہر تدبیر اسے ناکامی کی طرف دھکیلے گی۔ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

از: طارق انور مصباحی

☆☆☆☆☆

ان تجاویز کو نظر انداز نہیں کیجئے گا

- بچیاں چھوٹی ہوں یا بڑی گھر میں دوپٹہ لازمی یہ تربیت کیجئے براہ کرم مائیں بھی اس کا خیال رکھیں کہ ان کے دوپٹے موجود رہیں
- لباس کا خاص خیال رکھیں
- محرم ونامحروم کی تمیز سکھایئے
- گھر میں فلمیں گانے اور ڈرامے دیکھنا بند کیجئے ممکن ہو تو ٹی وی گھر سے نکال دیجئے
- اپنے گھر میں اسلام کو مکمل داخل کیجئے
- اسلام صرف پسند نہ کیجئے بلکہ اسلام کی پابندی بھی کیجئے
- کمپیوٹر گھر کے لاؤنج میں رکھئے
- پرسنل موبائل ختم کیجئے گھر میں آنے کے بعد موبائل والدین لے لیں اور اسے چیک بھی کریں
- روزانہ کی بنیاد پر بعد نماز فجر تلاوت قرآن کا اہتمام کیجئے
- مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد فجر تلاوت قرآن کا اہتمام کیجئے
- مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد درود شریف کی اجتماعی محفل رکھئے
- دینی کتب گھر میں لایئے اور مطالعہ بھی کیجئے

یونیفارم سول کوڈ اور بی جے پی کی حکمت عملی

حزب مخالف کی پارٹیاں متحد ہو رہی ہیں۔ لوک سبھا الیکشن: ۲۰۲۴ میں بھاجپا کو اپنی شکست صاف نظر آرہی ہے، لہٰذا یونیفارم سول کوڈ کا معاملہ اٹھایا گیا تاکہ ۲۰۲۴ کے لوک سبھا الیکشن میں بھی ہندتو کے نام پر قوم ہنود بھاجپا کو ووٹ دے۔ قوم مسلم ایک جذباتی قوم ہے۔ وہ حقائق سے زیادہ جذبات کے سہارے پیش قدمی کرتی ہے۔ یونیفارم سول کوڈ کے نام پر مسلمان احتجاج ومظاہرے کریں گے اور ہندتو کے نام پر بھاجپا ہندو ووٹرز کو اپنی طرف مائل کرے گی۔ گزارش ہے کہ لوک سبھا الیکشن: ۲۰۲۴ تک مسلمان زیادہ گرم جوشی نہ دکھائیں۔ حسب ضرورت کورٹ میں معاملہ کو طول دینے کی کوشش کریں تاکہ لوک سبھا الیکشن: ۲۰۲۴ گزر جائے۔ کنواں میں کتا گر جائے تو پہلے کتے کو کنواں سے نکالیں پھر پانی باہر پھینکیں۔ اگر کتا کنواں میں رہ گیا اور سارا پانی باہر نکال دیں پھر بھی کنواں کا پانی پاک نہیں ہوگا۔ ہوش سے کام لیں۔ یونیفارم سول کوڈ پر کچھ دنوں تک خاموش رہیں۔ حکومت کی چاپلوسی کرنے والی بڑی تحریکوں کا طرز عمل دیکھیں۔ اگر وہ احتجاج کرتی ہیں تو سمجھ لیں کہ بھاجپائی حکومت کے اشارے پر ایسا ہو رہا ہے اور احتجاج سے جدا رہیں۔ جلد بازی میں کوئی قدم نہ اٹھائیں۔ اگر بھاجپائی حکومت یونی فارم سول کوڈ نافذ بھی کر دیتی ہے اور ۲۰۲۴ میں ہار جاتی ہے تو اس قانون کو منسوخ کرایا جاسکتا ہے۔ اٹل بہاری واجپائی کے عہد حکومت میں بھاجپا نے ایک قانون پوٹا کے نام سے بنایا تھا۔ اس کے بعد کانگریسی حکومت نے اسے منسوخ کر دیا تھا۔ یہ قانون بھی عام طور پر مسلمانوں پر نافذ کیا جاتا تھا۔